Fikr-o-Nasar (Islamabad) 40:3 (2003)

کتاب　:　محکمات عالم قرآنی

مصنف　:　ڈاکٹر محمود احمد غازی

ناشر　:　دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

صفحات　:　۱۳۵

قیمت　:　۳۰ روپے

تبصرہ نگار　:　ڈاکٹر محمد طفیل☆

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے، جو پُوری انسانیت کے لئے پیغامِ ہدایت ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم تمام انسانوں کو اس کائنات میں غور و خوض کرنے اور اس کائنات کی اشیاء میں تدبر و تفکر کر کے نتائج اخذ کرنے کی بلیغ انداز میں دعوت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمان اور ہر مکان کے اہل علم قرآنی تعلیمات میں تدبر و تفکر کرتے رہتے اور نت نئے نکات پیش کرتے رہتے ہیں۔ بعض اہل علم قرآن حکیم کے تفسیری نکات واضح کرتے ہیں، تو اہل علم کا دوسرا گروہ اس کتاب ہدایت سے احکام کا استنباط کرتا دکھائی دیتا ہے، جبکہ علوم انسانی اور اجتماعی مسائل کے ماہرین ان امور میں قرآن حکیم سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

قرآن حکیم نے انسان کو موضوع بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تمام اشیاء کو ایک طرف اُس کے لئے مسخر اور تابع فرمان کر دیا ہے تو دوسری جانب اشیائے عالم میں مفکرین کے لئے ایسے اشارے رکھ دیئے گئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور اُس کی وحدانیت کے شواہد ہیں۔ اشیائے کائنات، اور اُن کا مطالعہ انسانوں کے ایک گروہ کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ یہ اصحاب اہل فلسفہ، ماہرین اسرارِ کائنات، مفکرین اور اصحاب فکر و دانش جیسے ناموں سے معروف ہیں۔ برصغیر کے بطلِ جلیل، مفکر اسلام، شاعر مشرق اور مصورِ پاکستان علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷-۱۹۳۸) کا شمار ایسے ہی نابغہ روزگار افراد میں ہوتا ہے جن کی فکر و دانش سے انسان فیض یاب ہو رہا ہے۔

اسلامی فکر کے تاریخی ارتقاء میں برصغیر کے اصحاب علم و دانش کا نمایاں حصہ ہے اور برصغیر کی

☆ ایسوی ایٹ پروفیسر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　http://iri.iiu.edu.pk/

اسلامی فکر کی نشوونما میں علامہ محمد اقبال سرخیل دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ شاعر مشرق نے اپنے اشعار میں دین کی صداقت و ابدیت کا درس دیا اور انہوں نے اپنے نثرپاروں میں اسلامی تعلیمات کی ایسی تعبیر و تشریح کی جو جدید ذہن کو اپیل ہی نہیں کرتی بلکہ الحادیت اور سائنسی افکار کی یلغار کا توڑ کرنے کے لئے مسلمان قاری کو مطلوبہ رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب برصغیر میں اسلامی فکر کے ارتقاء کی ایک اہم کڑی ہے جو علامہ محمد اقبالؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ''جاوید نامہ'' پر مبنی ہے۔ جاوید نامہ کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ علامہ محمد اقبال نے اپنی زندگی میں ایک تخیلاتی روحانی سفر کیا۔ جس میں انہیں اپنے پیرِ کامل مرشد رومیؒ کی معیت اور صحبت میسر رہی۔ اس سفر میں شاعرِ مشرق کی ملاقات فلک قمر پر علامہ سیّد محمد جمال الدین افغانی اور پرنس سعید حلیم پاشا سے ہوتی ہے جو وحدت عالم اسلامی اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے نقیب ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت اس کے موضوعات اور مندرجات کے ساتھ ساتھ اس کے نام میں بھی مضمر ہے۔ کیونکہ مفکر پاکستان نے اپنی فکر کے رشتے ایک طرف اپنے اسلاف سے قائم رکھے ہیں، تو دوسری جانب ''جاوید نامہ'' نام رکھ کر علامہ محمد اقبال نے اس کتاب کے ذریعے جدید نسل کو ایک ایسا فکری گلدستہ عطا کیا ہے جو ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گا اور اس کی مہک اور فکر سے نئی نسل معطر اور مستفید ہوتی رہے گی۔

''جاوید نامہ'' اپنے موضوعات، تخیلات اور لسانی سلاسل کی وجہ سے برصغیر کے دینی ادب میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ اس میں علامہ محمد اقبال کی فکر کی پختگی، اس کائنات کے محکمات کے بارے میں قرآنی تصورات اور دیگر دینی موضوعات کو جس شاعرانہ اور دلنشین انداز میں بیان کیا گیا ہے وہ اپنی جگہ منفرد اور مؤثر ہے۔

علامہ محمد اقبال نے اردو، فارسی اور انگریزی زبانوں میں اپنے افکار قلم بند کئے ہیں۔ جبکہ دیگر تصانیف کے ساتھ ساتھ ''جاوید نامہ'' فارسی زبان میں لکھا گیا ہے۔ اپنے ادق مضامین، ارفع تخیلات اور فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے ''جاوید نامہ'' سے براہِ راست استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز کمی ہو رہی تھی جبکہ علامہ محمد اقبال کا پیغام نئی نسل کو پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس لئے محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی کی یہ تصنیف ایک بروقت اقدام ہے۔ جس سے جدید نسل استفادہ کرے گی اور اقبال شناسی نیز قرآن فہمی کا دائرہ وسیع ہوگا۔

اس تخیلاتی کتاب کا بنیادی مضمون یہ ہے کہ عصر حاضر میں قرآنی تعلیمات پر مبنی اگر کوئی

ریاست یا مجموعۂ ریاست وجود میں آتا ہے تو اس کے چند اساسی اصول ہوں گے، جنہیں اس تصنیف میں ''محکمات'' کا نام دیا ہے۔ جو یہ ہیں:-

۱۔ خلافتِ آدم ۲۔ حکومتِ الٰہی

۳۔ زمین مِلک خدا ہے، ۴۔ حکمتِ خیرِ کثیر ہے

اس تقسیم کی رو سے قرآنی نظام یا قرآنی ریاست جب بھی اور جہاں بھی قائم ہو، وہ عقیدہ کی پختگی، عدل گستری، علم کی وسعت و فراوانی اور اخلاق کی درستگی پر مبنی ہوگی۔ یہ چار ایسی بنیادیں ہیں جن کے بغیر خلافت الٰہیہ یا اسلامی ریاست کا تخیل حقیقت میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔

کتاب کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف کو فکرِ اقبال پر کس قدر دسترس اور عبور حاصل ہے کہ وہ علامہ محمد اقبال کی مختلف تحریروں میں منتشر فکر کو یک جا کر کے مربوط اور مرتب انداز میں پیش کرنے کا عمدہ سلیقہ رکھتے ہیں۔ جس کا اظہار ان کی تحریر میں جا بجا ہوتا ہے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں وہ فکرِ اقبال کو بہت حد تک مرتب اور مربوط انداز میں بیان کرتے ہیں۔

''محکمات عالم قرآنی'' جاوید نامہ کی آسان اُردو زبان میں شرح ہے جو علامہ محمد اقبال کی دینی فکر سے روشناس کراتی ہے۔ فاضل مصنف نے اپنی کتاب کو اس ترتیب سے مرتب کیا ہے:

۱۔ پیش لفظ
۲۔ تمہید-جاوید نامہ ایک تعارف
۳۔ خلافتِ آدم-عالم قرآنی کی پہلی بنیاد
۴۔ حکومتِ الٰہی-عالمِ قرآنی کی دوسری بنیاد
۵۔ زمین ملک خدا ہے-عالم قرآنی کی تیسری بنیاد
۶۔ حکمت خیر کثیر ہے-عالم قرآنی کی چوتھی بنیاد
۷۔ خاتمہ-عالم قرآنی کیونکر وجود میں آ سکتا ہے؟
۸۔ تکملہ-جاوید نامہ کے بقیہ ابواب کے مندرجات۔

فاضل مصنف نے مندرجہ بالا عنوانات کے تحت قرآنی تعلیمات اور فکرِ اقبال کو مبسوط اور مربوط انداز میں بیان کیا ہے اور اس تخیلاتی سیر کے ارکان اربعہ، اقبال، رومی، افغانی اور حلیم پاشا کو اپنی علمی کاوش کا محور و مرکز بنایا ہے اور ان کے افکار کو تفصیل سے بیان کیا ہے جبکہ اس سیر افلاک کا مسافر

(علامہ محمد اقبال) کئی سیاروں اور افلاک سے گزر ہوتا ہے اور بہت سے مختلف الخیال افراد سے وہاں اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ فلک قمر، فلک عطارد، فلک زہرہ، فلک مریخ، فلک مشتری اور فلک زحل کی ہی سیر نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے مرشد کی معیت میں ان حدود و قیود کو عبور کرتے ہوئے ''آں سوئے افلاک'' (ایک الگ جہاں) میں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں وہ جنت الفردوس کے مناظرہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس طویل فکری، دینی اور روحانی سفر میں پیر رومی اور مرید ہندی کی ملاقات صرف علامہ افغانی اور پرنس سعید حلیم پاشا سے ہی نہیں ہوئی بلکہ اس سفر میں ان سے ملاقات کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے جن میں ان دونوں کے علاوہ مشرق و مغرب کے بہت سے نامور مفکرین شامل ہیں جو اس علمی سفر میں ان دونوں سے ملے۔ جیسے مہدی سوڈانی، منصور حلاج، غالب، طاہرہ، حکیم نطشہ، شرف النساء خاتون وغیرہ سے اُن کی ملاقات ہوئی اور ان میں سے ہر ایک سے ان کا مکالمہ اور تبادلۂ افکار ہوا۔ جس میں اسلام اور مسلمانوں کے عصرِ حاضر کے مسائل زیرِ بحث آئے۔ یہ مکالمے نہ صرف علامہ محمد اقبال کے گہرے فکری شعور کے عکاس ہیں بلکہ بیسویں صدی عیسوی کی اسلامی فکر کے بھی غماز ہیں۔ ان مکالموں سے ''جاوید نامہ'' کی اہمیت اور افادیت میں خاطرخواہ اضافہ ہوا ہے۔

زیرِتبصرہ کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب املاء کرائی گئی۔ فاضل مصنف بعد میں غالباً اس پر نظرثانی نہ کر سکے۔ اس لئے کتاب میں بعض پہلو توجہ طلب معلوم ہوتے ہیں۔ جن کی نشاندہی اس غرض سے کی جا رہی ہے کہ اس کتاب کی آئندہ طباعتوں میں ان امور پر توجہ دینے سے کتاب کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے اور قاری کو بھی سہولت بہم پہنچائی جا سکتی ہے تاکہ وہ کتاب کے مندرجات سے کماحقہ مستفید ہو سکے:-

۱۔ جاوید نامہ فارسی زبان میں ہے اور فارسی خواں طبقہ کی تعداد میں روز بروز کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے فارسی عبارات کو نہایت واضح اور درست انداز میں لکھا جائے کیونکہ کتاب میں جا بجا فارسی عبارات ٹوٹ پھوٹ کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔

۲۔ فارسی خواں طبقہ کی کمی اور علامہ محمد اقبال کی فکر کی پختگی اس امر کے متقاضی ہیں کہ علامہ محمد اقبال کے فارسی اشعار کا پہلے رواں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کیا جائے اور بعد ازاں شعر میں مذکور علمی اور فکری حقائق اجاگر کئے جائیں۔ کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فارسی اشعار کا کماحقہ ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۳۔ کسی بھی کتاب کی تشریح و تعبیر کرتے وقت اس کے مآخذ و مصادر کی نشاندہی ضروری اور مفید ہوتی ہے جبکہ زیرِ نظر کتاب میں یہ علمی پہلو نظرانداز ہوا ہے۔

۴۔ فاضل مصنف نے اپنی تشریحات میں جا بجا قرآنی آیات، احادیث نبوی، اقوال فقہاء اور مفکرین کی آراء سے استفادہ کیا ہے۔ لیکن ان کے مصادر کی نشان دہی نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے حوالہ جات سے کتاب کو مزین کیا ہے۔

۵۔ یہ کتاب فہرست مندرجات، فہرست کتابیات اور اشاریہ سے بھی خالی ہے۔

۶۔ فاضل مصنف نے اس علمی اور فکری تحریر میں بیسیوں نادر اور ادق علمی اصطلاحات استعمال کی ہیں۔ اگر ان کی فہرست بنا کر ان کے مطالب و معانی کا بھی اضافہ کر دیا جائے تو عاشقانِ قرآن اور طلبائے اقبال اس تحریر سے بہتر انداز میں استفادہ کر سکتے ہیں۔

ان چند امور کے باوجود کتاب اردو ادب میں ایک عمدہ اور مفید اضافہ ہے جس کے ذریعے سے برصغیر کی دینی فکر کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی راہیں ہموار ہوں گی اور نئی نسل اس کتاب کی مدد سے فکرِ اقبال بطریق احسن سمجھ سکے گی۔